نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی علم غیب نہیں تھا۔ اللہ پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد فرماتا ہے سوائے نبی وَلَوْكُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ الایہ اگر میں جانتا ہوتا غیب کو تو بہت سی بھلائیاں جمع کرلیتا اور مجھکو کوئی تکلیف نہ پہونچتی۔

الغرض اللہ سبحانہ کے سامنے کل چیزیں محتاج ہیں فرشتہ نبی ولی زمین آسمان والے اور جو کچھ خلق ہے سب اللہ پاک کی محتاج ہیں۔ اللہ پاک ہی غنی ہے اسکو کسی کی پرواہ نہیں اور نہ کسی کا محتاج ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ۔ اللہ ہی غنی ہے اور تم کل محتاج ہو۔ اللہ پاک سننے والا دیکھنے والا ہے وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔ ہر ایک کی آواز کو سن رہا ہے اور ہر ایک چیز کو دیکھ رہا ہے۔

# فضیلت توحید

جو لوگ مرد ہوں یا عورتیں توحید الہی اور اسکی عبادت میں پکے ہونگے ان کے لئے عذاب قبر و عذاب آخرت سے نجات ہے اور مرنے کے بعد انکے لئے جنت ہے اللہ پاک گناہوں کو درگذر اور معاف فرمائیگا۔ اور خاص ان لوگوں پر اسکا پیار رہے ہمیشہ جنت میں آرام وعیش وسکون کے ساتھ آباد رہیں گے نہایت راحت و آرام نصیب ہوگا۔ اللہ پاک فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ترجمہ۔ بیشک جن لوگوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے اور اسی پر جمے رہے (موت) کے وقت فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں مت ڈرو اور مت غمگین ہو اللہ پاک مہربان ہے اور خوش ہو جاؤ جنت پر جسکا تم کو وعدہ کیا گیا ہے ہم فرشتے تمہارے دوست ہیں زندگانی دنیا و آخرت میں۔ تمہارے لئے نعمتیں ہیں جو کچھ تمہارا جی چاہیں وہ بھی ہیں اور جو چاہتے مانگو یہ مہمانی ہے غفور رحیم کی۔

# شرک کی مذمت

شرک کے معنے ہیں کسیکو کسی چیز میں شریک کرنا اور ساجھی بنانا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ معبود اکیلا یکتا ہے سب کا پیدا کرنے والا کل چیزیں اللہ کی ہیں کسی کو اس کے چیزیں میں کچھ دخل نہیں۔ اللہ پاک شرک سے پاک ہے کسی کو اپنی چیزوں میں شریک اور ساجھی نہیں بنایا۔ نہ کسی نبی رسول ولی کو اس کے کاموں میں دخل ہے نہ ملائکہ کو جبرئیل ہوں یا میکائیل وغیرہ یا حاملان عرش یا آسمانی مخلوق ہو یا زمین والی کسی کو اللہ پاک کے کام میں کچھ دخل و ساجھا نہیں۔ بڑی چیز ہو یا چھوٹی چیز سب اللہ پاک کے قبضہ قدرت میں ہے اللہ پاک نے نہ کسی سے مشورہ لیا نہ کسی سے صلاح نہ کسی سے کچھ تدبیر سب کو تدبیر سکھانیوالا ہے اور سب کی ضرورتوں کو پورا کرنیوالا کل چیز کا مالک ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۔ جن کو تم پکارتے ہو اے مشرکو

وہ بھی تو بندے ہیں تمہاری طرح۔ پھر پکارو تو سہی تمہاری باتوں کا جواب تو دیں اگر تم سچے ہو۔ اللہ پاک فرماتا ہے:۔ قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ الآیہ سورہ احقاف کہہ دو (اے محمد) (مشرکوں سے) جو اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہو تم لوگ مجھکو خبر دو کون سی چیزیں زمین کی ہیں جنکو انہوں نے پیدا کیا یا ان کا کچھ آسمانوں میں ساجھا ہے۔

آیت کریمہ سے ثابت ہوا جو لوگ اللہ پاک کے سوا اپنے حاجتوں میں نبیوں ولیوں فرشتوں کو یا اور کسی مخلوق پانی پتھر درخت یا کسی حیوان، تعزیہ نشان قبر بھوانی کالی وغیرہ کسی مخلوق کے پرستار ہوں یہ سب شرک و کفر ہے یا اللہ پاک کے سوا کسی کو سجدہ کرنا یا رکوع کرنا یا کسی قبر و مزار کا طواف کرنا یہ سب شرک ہے اسلام سے آدمی خارج ہو جاتا ہے اللہ پاک فرماتا ہے لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۔ مت سجدہ کرو اے لوگو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو خاص کر جسنے ان چیزوں کو پیدا کیا اگر تم اسی کی عبادت کا دم بھرتے ہو۔

جن کسی مخلوق کو مشرک مرد و عورت اپنی حاجتوں اور ضرورتوں میں اللہ پاک کے سوا پکارتے ہیں وہ انکی مرادیں قیامت تک نہیں پوری کر سکتے۔ اللہ پاک فرماتا ہے۔ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ۔ کون بڑا گمراہ ہے ان لوگوں سے جو اللہ کے سوا غیروں کو پکارتے ہیں وہ انکو قیامت تک جواب نہیں دے سکتے وہ ان پکارنے سے غافل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مر گیا حالت شرک میں وہ دوزخی ہے۔ اور جس شخص نے اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا وہ موحد مرا اسلئے جنتی ہے (بخاری مسلم) لہذا مسلمانو! توحید پر ثابت قدم رہو۔ اور ہر اس کام سے دور رہو جس میں کفر و شرک اور بدعات کا شائبہ بھی پایا جاتا ہو۔ فقط

---

# موجودہ مسلمان اور قرآن مجید

(از عبدالحلیم ناظم صدیقی "مولوی فاضل" مدیر رسالہ "محدث")

مسلمانوں کے تمام فرقے اس بات پر متفق ہیں کہ قرآن مجید جس پر ہمارے مذہب اور تمدن و تہذیب کی بنیاد قائم ہے ہمارے عقیدہ کے مطابق کلام الٰہی یعنی الہامی کتاب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل نبوت یعنی آپ کا محیر العقول معجزہ ہے زمانہ خیر القرون اور ان کے بعد کئی صدیوں تک مسلمان قرآن کے تمام روحانی و معاشرتی اور سیاسی اصول پر عمل کرتے رہے اور اسی لئے ان کا دور اسلام میں بہت مبارک و میمون دور تھا۔ لیکن آج تاریخ نے اپنا ورق ایکدم الٹ لیا ہے زمانہ بالکل بدل گیا ہے۔ مسلمانوں میں آئے دن نئے نئے فرقے پیدا ہو ہو کر قرآن اور قرآن کی خدائی تعلیم کو چھوڑ رہے ہیں۔ ہمارے لئے قرآن کی حیثیت اب بجائے عمل کے یہی رہ گئی ہے کہ ہم اسکو اپنے بے بنیاد خیالات کی تائید اور اس پر دلیل تلاش کرنے کیلئے کھولتے ہیں

اور اسی قسم کی آیتوں کو انتخاب کر کے ہمیشہ مدنظر رکھتے ہیں جو توڑ مروڑ کر ہمارے مدعا کی تائید کر سکیں۔ افسوس ہے کہ موجودہ مسلمانوں نے قرآن کو نہ معلوم کیا سمجھ لیا ہے اور کس قدر حسرتناک انکی عزت و توقیر کرتے ہیں۔ اسوقت دنیا میں کتنے ایسے مسلمان ہیں جو قرآن کو اسکے صحیح و حقیقی مقاصد کی نظر سے دیکھتے اور تلاوت کی کثرت سے حظ حاصل کرتے ہوئے نیکیاں کماتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ ایسے مسلمان کچھ تو ہونگے ضرور لیکن بہت ہی کم ہیں۔ اکثریت انکی ہے جو بندۂ ہوا و ہوس و ذاتی اغراض کے منقاد ہیں۔

بلاشبہ ہماری حالتیں انہیں لوگوں کیطرح ہوگئیں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے۔ الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ وما نزل من الحق ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیھم الامد فقست قلوبھم وکثیر منھم فاسقون۔ "ترجمہ" کیا مومنوں کیلئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے وقت اور اس چیز کیلئے جو حق سے اتاری جاتی ہے (یعنی قرآن) عاجزی کریں اور ان لوگوں کیطرح نہ ہوں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تو ان پر مدت دراز ہو گئی اور ان کے دل سخت ہوگئے۔ اور ان میں بہت سے فاسق ہیں۔"

مسلمانو! قرآن ایک بحر ذخار ہے جسکو ہم بڑے سے بڑے ظرف میں بند نہیں کر سکتے۔ اسکے مطالب و معانی غیر محدود ہیں۔ جس کا احاطہ ممکن نہیں۔ وہ کون سی دنیاوی یا اخروی اعتبار میں کوئی شئی ہے جسکو قرآن نے بیان نہیں کیا حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید روحانی و جسمانی، دینی و دنیوی علمی و عملی۔ ادبی و مادی تمام مطالب و مقاصد کو حاوی و جامع ہے لہٰذا ہمارے لئے قرآن کریم کی اصلی توقیر عملی پروگرام یہی ہے کہ ہم اس کے تمام محاسن پر عمل کریں خواہ وہ طبیعیات سے متعلق ہوں یا کائنات سے۔ ہمارے نفوس قرآنی علوم و معارف سے مزین رہیں۔ اور ہم اپنی زندگی میں بڑھنے کی سعی پیہم کریں تاکہ ہمیں دین و دنیا دونوں کی سعادتیں حاصل ہوں۔ آج ہماری زندگی کیوں حقیر ہے۔ ہم کیوں اقتصادی تباہی میں گرفتار رہیں؟ ہماری معاشرتی حالت کیوں مایوس کن ہے؟ افلاس و محتاجی ہم پر کیوں چھا گئے ہیں؟ سب کا ایک ہی جواب ہے وہ یہ کہ قرآن کی تعلیم کو ہم نے چھوڑ دیا ہے۔ اگر مذہبی حیثیت سے بعض قرآنی جزئیات پر ہمارا عمل ہے۔ تو اس سے پورے قرآن پر عمل پیرا ہونے کے ہم دعویدار نہیں ہو سکتے۔

قرآن ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ تم اقتصادی زندگی بہتر بنانے کیلئے تجارت و زراعت میں کوشش کرو۔ کائنات میں غور و فکر کرتے ہوئے ایجادات و اختراعات سے کام لو۔ صناعتی میدان میں پوری طرح گامزن ہو جاؤ۔ مغرب نے یہ سبق سیکھ لیا اور بہت بڑھ گیا لیکن مشرق نے اپنے گھر کے طاق میں رکھے ہوئے قرآن کی اس تعلیم پر نظر نہ کی۔ ارشاد باری ہے۔ فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ۔ ترجمہ" جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل و روزی (بذریعہ تجارت) حاصل کرو۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ وھو الذی ارسل الریاح بشرا بین یدی رحمتہ وانزلنا من السماء ماءً طھورا لنحیی بہ بلدۃ میتا۔ یعنی خدا وہ ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کی خوشخبری لیکر بھیجتا ہے اور آسمان سے پاک پانی برسا کر مردہ زمین کو زندہ کرتے ہوئے تر و تازہ کر دیتا ہے۔"

مسلمانو! کیا اسوقت تم زراعت کی کوشش کرتے ہو۔ کیا اس سرسبز و شاداب زمین میں خوب محنت سے اناج پیدا